اعلیٰ حضرت مجدِدِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ
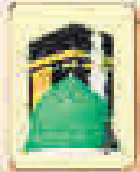
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِ یْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الْاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص٣٧٩) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

ارشاد : بعض نے تیرہ چودہ حدیثیں فرمائی ہیں بعض نے فرمایا کہ تیس اور یہاں چالیس ہوگئیں۔

ایک حدیث کی مُراد

عرض : ''اِنِّی اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا'' (اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اسے حرم بناتا ہوں۔)(سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب فضل المدینه، الحدیث ۳۱۱۳، ج۳، ص ۵۲۱) یہ حدیث حنفیہ کے یہاں ہے یا نہیں؟

ارشاد: ہے اور اسی پر ان کا عمل ہے، اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ وہاں ﴿مکہ معظّمہ میں﴾ جزا لازم آتی ہے اور یہاں ﴿مدینہ طیبہ میں﴾ نہیں۔

فاسق سے مصافحہ

عرض : فاسق اگر مصافحہ کرنا چاہے تو جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد : اگر وہ کرنا چاہے تو جائز ہے ابتدا نہ چاہیے۔

بدعتی سے مصافحہ

عرض : حضور اگر فَاسِقِ مُعْلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والے) ہو؟

ارشاد : اگرچہ مُعْلِن ہو، مُبْتَدِع (یعنی گمراہی پھیلانے والے) سے نہ چاہئیے۔

(در مختار ورد المحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ج۹، ص ۶۸۵)

پوشیدہ گناہ کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا

عرض : زید نے ایک شخص کو پوشیدگی میں گُناہ کرتے دیکھا۔ اب یہ اُس کے پیچھے اِقتدا کرسکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد : کرسکتا ہے۔ یہ اپنے کو دیکھے اگر اس نے کبھی کوئی گُناہ نہ کیا ہو تو نہ پڑھے۔ حدیث میں ہے:

تُبْصِرُ الْقَذَاةَ فِی عَیْنِ اَخِیْكَ — اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا دیکھتا ہے اور اپنی

وَتَنْسَی الْجِذْعَ فِی عَیْنِكَ — آنکھ میں شہتیر نہیں دیکھتا۔

(المقاصد الحسنة، حرف التاه المثناة، الحدیث ۳۱٤، ص ۱۵۸)

﴿ہاں فَاسِقِ مُعْلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والے) کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے﴾